جعفر صادق

https://ur.wikipedia.org/s/sn

جعفر الصادق یا **جعفر ابن محمد الباقر** (پیدائش: 20 اپریل 702ء — وفات: 3 دسمبر 765ء) اہل بیت اطہار کے بزرگ اور شیعہ اثنا عشریہ کے چھٹے امام ہیں۔فقہ جعفریہ کی نسبت اِنھی کی طرف منسوب ہے۔

ان کا نام جعفر، کنیت ابو عبد اللہ اور لقب صادق تھا۔ آپ امام محمد باقر کے بیٹے امام زین العابدین کے پوتے اور شہید کربلا امام حسین کے پڑپوتے تھے۔ آپ کی والدہ ام فروہ محمد بن ابوبکر کی پوتی تھیں جن کے والد قاسم بن محمد بن ابوبکر مدینہ کے سات فقہا میں سے تھے۔ آپ خود فرمایا کرتے **ولدنی ابوبکر مرتین** یعنی میں ابوبکر صدیق سے دو مرتبہ پیدا ہوا۔ مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ آپ کا نسب صوری اور نسب معنوی صدیق اکبر سے اس واسطے آپ نے فرمایا ہے کہ علم باطن میں آپ کا انتساب اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر سے ہے۔[6]

سعداور دیگر چند صحابہ سے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کہ مجھے ابوبکر سے دوہری

ابو عبد اللہ (1460ء-1533ء) امارت غرناطہ یعنی بنو نصر کا آخری فرمانروا تھا جو اندلس میں مسلمانوں کی آخری حکومت تھی۔ وہ طائفہ غرناطہ کے حکمران مولائے ابو الحسن کا بیٹا تھا۔

ولادت

17 ربیع الاول 80ھ بمطابق 20 اپریل 702ء کو آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی اور وفات 25 شوال 148ھ بمطابق 765ء مدینہ منورہ میں ہوئی۔[8] جعفر نام، ابو عبد اللہ کنیت،صادق لقب، آپ امام محمد المقلب بہ باقر کے صاحبزادے اور فرقہ امامیہ کے چھٹے امام ہیں،نسب نامہ یہ ہے جعفر بن محمد بن علی حسین بن علی بن ابی طالب،آپ کی ماں فروہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پڑپوتے قاسم بن محمد کی لڑکی تھیں، نانہالی شجرہ یہ ہے ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن عبد الرحمنؓ بن ابی بکرؓ، اس طرح جعفر صادق کی رگوں میں صدیقی خون بھی شامل تھا۔

نشو و نما اور تربیت

بارہ برس آپ نے اپنے جدِ بزرگوار امام زین العابدین کے زیر سایہ تربیت پائی۔ شہادت امام حسین کے بعد سے پینتیس برس امام زین العابدین کا مشغلہ عبادتِ الٰہی اور اپنے مظلوم باپ سید الشہداء کو رونے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ واقعہ کربلا کو ابھی صرف بائیس برس گذرے تھے۔ اس مدت میں کربلا کا عظیم الشان واقعہ اپنے تاثرات کے لحاظ سے ابھی کل ہی کی بات معلوم ہوتا تھا امام جعفر صادق نے آنکھ کھولی تو اسی غم واندوہ کی فضا میں شب و روز شہادتِ حسین کا تذکرہ اور اس غم میں نوحہ و ماتم اور گریہ و بکا کی آوازوں نے ان کے دل و دماغ پر وہ اثر قائم کیا کہ جیسے وہ خود واقعہ کربلا میں موجود تھے۔ پھر جب وہ یہ سنتے تھے کہ ان کے والد بزرگوار امام محمد باقر بھی کمسنی ہی کے دور میں ہی اس جہاد میں شریک تھے تو ان کے دل کو یہ احساس بہت صدمہ پہنچاتا ہو گا کہ خاندان عصمت کے موجودہ افراد میں ایک میں ہی ہوں جو اس قابلِ فخر یاد گار معرکہ ابتلا میں موجود نہ تھا۔ چنانچہ اس کے بعد ہمیشہ اور عمر بھر امام جعفر صادق نے جس جس طرح اپنے جدِ مظلوم امام حسین کی یاد کو قائم رکھنے کی کوشش کی ہے وہ اپنی مثال ہے۔

95ھ میں بارہ برس کی عمر میں امام زین العابدین کا سایہ سر سے اٹھا۔ اس کے بعد انیس برس آپ نے اپنے والد امام محمد باقر کے دامنِ تربیت میں گزارے، یہ وہ وقت تھا جب سیاست بنی امیہ کی بنیادیں ہل چکی تھیں اور امام محمد باقر کی طرف فیوضِ علمی حاصل کرنے کے لیے خلائق رجوع کر رہی تھی۔ اس وقت اپنے پدرِ بزرگوار کی مجلسِ درس میں امام جعفر صادق ہی ایک وہ طالب علم تھے جو قدرت کی طرف سے علم کے سانچے میں ڈھال کرپیدا کیے گئے تھے۔ آپ سفر اور حضر دونوں میں اپنے والد بزرگوار کے ساتھ رہتے تھے چنانچہ ہشام بن عبدالملک کی طلب پر امام محمد باقر کے ساتھ تھے۔ دورِ امامت 114ھ میں امام محمد باقر کی وفات ہوئی۔ اب امامت کی ذمہ داریاں امام جعفر صادق پر عائد ہوئیں۔ اس وقت دمشق میں ہشام بن عبدالملک کی سلطنت تھی۔ اس زمانہ سلطنت میں ملک میں سیاسی خلفشار بہت زیادہ ہو چکا تھا۔ مظالِم بنی امیہ کے انتقام کا جذبہ تیز ہو رہا تھا اور بنی فاطمہ میں سے متعدد افراد حکومت کے مقابلے کے لیے تیار ہو گئے تھے، ان میں نمایاں ہستی زید کی تھی جو امام زین العابدین کے بزرگ مرتبہ فرزند تھے۔ ان کی عبادت زہد و تقویٰ کا بھی ملک عرب میں شہرہ تھا۔ مستند اور مسلّم حافظِ قران تھے۔ بنی امیہ کے مظالم سے تنگ آ کر انھوں نے میدانِ جہاد میں قدم رکھا۔

امام

جعفر صادق

(عربی میں: جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ



معلومات شخصیت

پیدائش	20 اپریل 702ء [1] مدینہ منورہ
وفات	16 دسمبر 765ء (3 مدینہ منورہ
مدفن	جنت البقیع
طرز وفات	قتل
شہریت	سلطنت امویہ دولت عباسیہ
زوجہ	حمیدہ بربریہ [2]
اولاد	موسی کاظم [3]، ا العریضی ، عبد اللّٰ ، محمد ابن جعفر بن جعفر صادق
والد	محمد باقر [4]
والدہ	ام فروہ
بہن/بھائی	سلطان علی بن مح بنت محمد باقر

عملی زندگی

استاذ	محمد باقر
تلمیذ خاص	موسی کاظم ، زرار حنیفہ ، مالک بن ا

امام جعفر صادق کے لیے یہ موقع نہایت نازک تھا مظالمِ بنی امیہ سے نفرت میں ظاہر ہے کہ آپ زید کے ساتھ متفق تھے پھر جناب زید آپ کے چچا بھی تھے جن کا احترام آپ پر لازم تھا مگر آپ کی دور رس نگاہ دیکھ رہی تھی کہ یہ اقدام کسی مفید نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے عملی طور سے آپ ان کا ساتھ دینا مناسب نہ سمجھتے تھے مگر یہ واقعہ ہوتے ہوئے بھی خود ان کی ذات سے آپ کو انتہائی ہمدردی تھی۔ آپ نے مناسب طریقہ پر انھیں مصلحت بینی کی دعوت دی مگر اہل عراق کی ایک بڑی جماعت کے اقرار اطاعت و وفاداری نے جناب زید کو کامیابی کی توقعات پیدا کر دیں اور آخر 120ھ میں ہشام کی فوج سے تین روز تک بہادری کے ساتھ جنگ کرنے کے بعد شہید ہوئے۔ دشمن کا جذبہ انتقام اتنے ہی پر ختم نہیں ہوا بلکہ دفن ہو چکنے کے بعد ان کی لاش کو قبر سے نکالا گیا اور سر کو جدا کر کے ہشام کے پاس بطور تحفہ بھیجا گیا اور لاش کو دروازۂ کوفہ پر سولی دے دی گئی اور کئی برس تک اسی طرح آویزاں رکھا گیا۔ جناب زید کے ایک سال بعد ان کے بیٹے یحییٰ ابن زید علیہ السّلام بھی شہید ہوئے۔ یقیناً ان حالات کا امام جعفر صادق علیہ السّلام کے دل پر گہرا اثر پڑ رہا تھا۔ مگر وہ جذبات سے بلند فرائض کی پابندی تھی کہ اس کے باوجود آپ نے ان فرائض کو جو اشاعت علوم اہلبیت او رنشرشریعت کے قدرت کی جانب سے آپ کے سپرد تھے برابر جاری رکھا تھا۔

انقلابِ سلطنت

بنی امیہ کا آخری دور ہنگاموں اور سیاسی کشمکشوں کا مرکز بن گیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بہت جلدی جلدی حکومتوں میں تبدیلیاں ہو رہی تھیں اور اسی لیے امام جعفر صادق کو بہت سی دنیوی سلطنتوں کے دور سے گذرنا پڑا۔ ہشام بن عبد الملک کے بعد ولید بن عبد الملک پھر یزید بن ولید بن عبد الملک اس کے بعد ابراہیم بن ولید بن عبد الملک اور اخر میں مروان حمار جس پر بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔
جب سلطنت کی داخلی کمزوریاں قہر وغلبہ کی چولیں ہلا چکی ہوں تو قدرتی بات ہے کہ وہ لوگ جو اس حکومت کے مظالم کا مدتوں نشانہ رہ چکے ہوں اور جنھیں ان کے حقوق سے محروم کرکے صرف تشدد کی طاقت سے پنپنے کا موقع نہ دیا گیا ہو، قفس کی تیلیوں کو کمزور پا کر پھڑ پھڑانے کی کوشش کریں گے اور حکومت کے شکنجے کو ایک دم توڑ دینا چاہیں گے، سوائے ایسے بلند افراد کے جو جذبات کی پیروی سے بلند ہوں۔ عام طور پر اس طرح کی انتقامی کوششوں میں مصلحت اندیشی کا دامن بھی ہاتھ سے چھوٹنے کا امکان ہے مگر وہ انسانی فطرت کا ایک کمزور پہلو ہے جس سے خاص خاص افراد ہی مستثنیٰ ہو سکتے ہیں۔

بنی ہاشم میں عام طور پر سلطنت بنی امیہ کے اس آخری دور میں اسی لیے ایک حرکت اور غیر معمولی اضطراب پایا جا رہا تھا۔ اس اضطراب سے بنی عباس نے فائدہ اٹھایا۔ انھوں نے آخری دور امویت میں پوشیدہ طریقے سے ممالکِ اسلامیہ میں ایک ایسی جماعت بنائی جس نے قسم کھائی تھی کہ ہم سلطنت کو بنی امیہ سے لے کر بنی ہاشم تک پہنچائیں گے جن کا یہ واقعی حق ہے۔ حالانکہ حق تو ان میں سے مخصوص ہستیوں ہی میں منحصر تھا جو خدا کی طرف سے نوع انسانی کی رہبری اور سرداری کے حقدار دیے گئے تھے مگر یہ وہی جذبات سے بلند انسان تھے جو موقع کی سیاسی رفتار سے ہنگامی فوائد حاصل کرنا اپنا نصب العین نہ رکھتے تھے۔ سلسلہ بنی ہاشم میں سے ان حضرات کی خاموشی قائم رہنے کے ساتھ اس ہمدردی کو جو عوام میں خاندان ہاشم کے ساتھ پائی جاتی تھی، بنی عباس نے اپنے لیے حصول سلطنت کا ذریعہ قرار دیا۔ حالانکہ انھوں نے سلطنت پانے کے ساتھ بنی ہاشم کے اصل حقداروں سے ویسا ہی یا اس سے زیادہ سخت سلوک کیا جو بنی امیہ ان کے ساتھ کرچکے تھے۔ یہ واقعات مختلف اماموں کے حالات کے مطالعہ سے آپ کے سامنے آئیں گے۔

بنی عباس میں سے سب سے پہلے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے بنی امیہ کے خلاف تحریک شروع کی اور ایران میں مبلغین بھیجے جو مخفی طریقہ پر لوگوں سے بنی ہاشم کی وفاداری کا عہد وپیمان حاصل کریں۔ محمد بن علی کے بعد ان کے بیٹے ابراہیم قائم مقام ہوئے۔ جناب زید اور ان کے صاحبزادے جناب یحییٰ کے دردناک واقعات شہادت سے بنی امیہ کے خلاف غم وغصہ میں اضافہ ہو گیا۔ اس سے بھی بنی عباس نے فائدہ اٹھایا اور ابو سلمہ خلال کے ذریعہ سے عراق میں بھی اپنے تاثرات قائم کرنے کا موقع ملا۔ رفتہ رفتہ اس جماعت کے حلقہ اثر میں اضافہ ہوتا گیا اور ابو مسلم خراسانی کی مدد سے عراق عجم کا پورا علاقہ قبضہ میں آگیا اوربنی امیہ کی طرف سے حاکم کو وہاں سے فرار اختیار کرنا پڑا۔ 129ھ سے عراق اورخراسان وغیرہ میں سلاطین بنی امیہ کے نام خطبہ سے خارج کرکے ابراہیم بن محمد کانام داخل کر دیا گیا۔

ابھی تک سلطنت بنی امیہ یہ سمجھتی تھی کہ یہ حکومت سے ایک مقامی مخالفت ہے۔ جو ایران میں محدود ہے مگر اب جاسوسوں نے اطلاع دی کہ اس کا تعلق ابراہیم ابن محمد بن عباس کے ساتھ ہے جو مقام جابلقا میں رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ابراہیم کو قید کر دیا گیا اور قید خانہ ہی میں پھر ان کو قتل کرا دیا گیا۔ ان کے پس ماندگان دوسرے افراد بنی عباس کے ساتھ بھاگ کر عراق میں ابو سلمہ کے پاس چلے گئے۔ ابو مسلم خراسانی کو جو ان حالات کی اطلاع ہوئی تو ایک فوج کو عراق کی طرف روانہ کیا جس نے حکومتی طاقت کو شکست دے کر عراق کوآزاد کرا لیا۔

ابوسلمہ خلال جو وزیر آل محمد کے نام سے مشہور تھے بنی فاطمہ کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے، انھوں نے چند خطوط اولاد رسول میں سے چند بزرگوں کے نام لکھے اور ان کو قبول خلافت کی دعوت دی۔ ان میں سے ایک خط امام جعفر صادق کے نام بھی تھا۔ سیاست کی دنیا میں ایسے مواقع اپنے اقتدار کے قائم کرنے کے لیے غنیمت سمجھے جاتے ہیں مگر وہ انسانی خود داری واستغنا کا مثالی مجسمہ تھا جس نے اپنے فرائض منصبی کے لحاظ سے اس موقع کو ٹھکرا دیا ور بجائے جواب دینے کے حقارت آمیز طریقہ پر ا س خط کوآگ کی نذر کر دیا۔

ادھر کوفہ میں ابو مسلم خراسانی کے تابعین اوربنی عباس کے ہوا خواہوں نے ابو عبد اللہ سفاح کے ہاتھ پر 14 ربیع الثانی 132ھ کو بیعت کرلی اور اس کو امت اسلامیہ کا خلیفہ اور فرمانروا تسلیم کر لیا۔ عراق میں اقتدار قائم کرنے کے بعد انھوں نے دمشق پر چڑھائی کردی۔ مروان حمارنے بھی بڑے لشکر کے ساتھ مقابلہ کیا مگر بہت جلد اس کی فوج کو شکست ہوئی۔ مروان نے راہ فرار اختیار کیا اور آخر میں افریقہ کی سر زمین پر پہنچ کر قتل ہوا۔ اس کے بعد سفاح نے بنی امیہ کا قتل عام کرایا۔ سلاطین بنی امیہ کی قبریں کھدوائیں اور ان لاشوں کے ساتھ عبرتناک سلوک کیے گئے۔
اس طرح قدرت کا انتقام جو ان ظالموں سے لیا جانا ضروری تھا بنی عباس کے ہاتھوں دنیا کی نگاہ کے سامنے آیا۔ 136ھ میں ابو عبد اللہ سفاح بنی عباس کے پہلے خلیفہ کا انتقال ہو گیا۔ جس کے بع
تخت خلافت پر بیٹھا جو منصور دوانقی کے نام سے مشہور ہے۔

حیان ، سفیان ثوری
مہران الاعمش ، و

پیشہ	امام ، جامع العلو
مادری زبان	عربی
پیشہ ورانہ زبان	عربی [5]

درستی (org/w/index.php?title=%D8%A
%D8%B1_%D8%B5%D8%A7%D8%AF%
ترمیم - (D9%82&action=edit&section=0
title=%D8%AC%D8%B9%D9%81%D
%A7%D8%AF%D9%82&veaction=edi

جعفر بن محمد ال
بارہ اماموں میں س



ترتیب	چھٹے امام عند ش اور پانچویں عند
لقب	امام صادق
کنیت	ابو عبد اللہ
تاریخ پیدائش	17 ربیع الاول 80
تاریخ وفات	25 شوال 148ھ
القاب	صادق، فاضل، ط
والد	محمد باقر
والدہ	**ام فروہ** بنت قاس ابو بکر صدیق
اولاد	اسماعیل، عبد الٰ اسحاق، محمد، ع

علی بن ابی طالب · حسن بن علی
علی زین العابدین · محمد الباقر
موسیٰ کاظم · علی رضا · محمد
حسن عسکری · مہدی منتظر

سادات پر مظالم

یہ پہلے لکھا جاچکا ہے کہ بنی عباس نے ان ہمدردیوں سے جو عوام کو بنی فاطمہ کے ساتھ تھیں ناجائز فائدہ اٹھایا تھا اور انھوں نے دنیا کو یہ دھوکا دیا تھا کہ ہم اہل بیتِ رسول کی حفاظت کے لیے کھڑ نے رضائے آلِ محمد ہی کے نام پر لوگوں کو اپنی نصرت وحمایت پر آمادہ کیا تھا اور اسی کو اپنانعرہ جنگ قرار دیا تھا۔ اس لیے انھیں بر سر اقتدار آنے کے بعد اور بنی امیہ کو تباہ کرنے کے بعد سب ہمارا یہ فریب دنیا پر کھل نہ جائے اور تحریک پیدا نہ ہو جائے کہ خلافت بنی عباس کی بجائے بنی فاطمہ کے سپرد ہونا چاہیے، جو حقیقت میں آلِ رسول ہیں۔ ابو سلمہ خلال بنی فاطمہ کے ہمدردوں میں کہ وہ اس تحریک کی حمایت نہ کرے، لہذا سب سے پہلے ابو سلمہ کو راستے سے ہٹایا گیا وہ باوجود ان احسانات کے جو بنی عباس سے کرچکا تھا سفاح ہی کے زمانے میں تشدد بنا اور تلوار کے گھاٹ خراسانی کا اثر تھا، منصور نے انتہائی مکاری اور غداری کے ساتھ اس کی زندگی کا بھی خاتمہ کر دیا۔

اب اسے اپنی من مانی کارروائیوں میں کسی بااثر اور صاحبِ اقتدار شخصیت کی مزاحمت کا اندیشہ نہ تھا لہٰذا اس کا ظلم وستم کا رخ سادات بنی فاطمہ کی طرف مڑ گیا۔ مولانا شبلی سیرت نعمان میں لک منصور نے سادات علویین کی بیخ کنی شروع کردی۔ جو لوگ ان میں ممتاز تھے ان کے ساتھ بے رحمیاں کی گئیں۔ محمد ابن ابراہیم کہ حسن وجمال میں یگانہ روز گار تھے اور اسی وجہ سے دیباج کہلا دیے گئے۔ ان بے رحمیوں کی ایک داستان ہے جس کے بیان کرنے کو بڑا سخت دل چاہیے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کے دل پر ان حالات کا بہت اثر ہوتا تھا۔ چنانچہ جب سادات بنی حسین طوق و زنجیر میں قید کرکے مدینہ سے لے جائے جا رہے تھے تو حضرت ایک مکان کی آ حالت کو دیکھ دیکھ کر رو رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ افسوس مکہ و مدینہ بھی دار الامن نہ رہا۔ پھر آپ نے اولادِ انصار کی حالت پر افسوس کیا کہ انصار نے رسالت ماب کی اس عہد وپیمان پر مدینہ تھی کہ ہم آپ اور آپ کی اولاد کی اس طرح حفاظت کریں کے جس طرح اپنے اہل و عیال اور جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں مگر آج انصار کی اولاد باقی ہے اورکوئی ان سادات کی امداد نہیں کرتا کی طرف واپس ہوئے اوربیس دن تک شدت سے بیمار رہے۔

ان قیدیوں میں امام حسین علیہ السّلام کے صاحبزادے عبد اللہ محض بھی تھے۔ جنھوں نے کبرسنی کے عالم میں عرصہ تک قید کی مصیبتیں اٹھائیں۔ ان کے بیٹے محمد نفسِ زکیہ نے حکومت کا مقابلہ کے ہاتھ سے مدینہ منورہ کے قریب شہید ہوئے۔ جوان بیٹے کا سر بوڑھے باپ کے پاس قید خانہ میں بھیجا گیا اور یہ صدمہ ایسا تھا جس سے عبد اللہ محض پھر زندہ نہ رہ سکے اور ان کی روح نے جسم سے عبد اللہ کے دوسرے صاحبزادے ابراہیم بھی منصور کی فوج کے مقابلہ میں جنگ کرکے کوفہ میں شہید ہوئے۔ اسی طرح عباس ابن حسن، عمر ابنِ حسن مثنیٰ، علی و عبد اللہ فرزندانِ نفسِ زکیہ، مو وغیرہ بھی بے دردی اور بے رحمی سے قتل کیے گئے۔ بہت سے سادات عمارتوں میں زندہ چنوا دیے گئے۔

امام کے ساتھ بدسلوکیاں

ان تمام ناگوار حالات کے باوجود جن کاتذکرہ انتہائی اختصار کے ساتھ اوپر لکھا گیا ہے امام جعفر صادق خاموشی کے ساتھ علوم اہلبیت کی اشاعت میں مصروف رہے اور اس کانتیجہ یہ تھا کہ وہ لوگ بھی معرفت نہ رکھتے تھے یا اسے تسلیم کرنا نہیں چاہتے تھے وہ بھی آپ کی علمی عظمت کو مانتے ہوئے آپ کے حلقہ درس میں داخل ہونے کو فخر سمجھتے تھے۔

منصور نے پہلے حضرت کی علمی عظمت کا اثر عوام کے دل سے کم کرنے کے لیے ایک تدبیر یہ کی کہ آپ کے مقابلے میں ایسے اشخاص کو بحیثیت فقیہ اور عالم کے کھڑا کر دیا جو آپ کے شا کھولنے کی قدرت نہ رکھتے تھے اور پھر وہ خود اس کا اقرار رکھتے تھے کہ ہمیں جو کچھ ملا وہ حضرت امام جعفر صادق کی محبت کا دم بھرتا ہے اسے گرفتار کیا جائے۔

چنانچہ معلیٰ ابن خنیس انھی شیعوں میں سے تھے جو گرفتار کیے گئے اور ظلم وستم کے ساتھ شہید کیے گئے۔ خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلامکو تقریباً پانچ مرتبہ مدینہ سے دربار شاہی میں طلب روحانی تکلیف کاباعث تھا۔ یہ اور بات ہے کہ کسی بار بھی آپ کے خلاف کوئی بہانہ اسے ایسا نہ مل سکا کہ آپ کے قید یا قتل کیے جانے کا حکم دیتا۔ بلکہ اس سلسلہ میں عراق کے اندر ایک مدت علیہ السّلام کی اشاعت کا حلقہ وسیع ہوا اور اس کو محسوس کرکے منصور نے پھر آپ کو مدینہ بھجوا دیا۔ اس کے بعد بھی آپ ایذارسانی سے محفوظ نہیں رہے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ کے گھر خدا تھی کہ وہ آگ جلد فرو ہو گئ اور آپ کے متعلقین اور اصحاب کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔

اخلاق واوصاف

آپ اسی عصمت کی ایک کڑی تھے جسے خداوندِ عالم نے نوعِ انسانی کے لیے نمونہ کامل بناکر ہی پیدا کیا تھا۔ ان کے اخلاق واوصاف زندگی کے ہر شعبہ میں معیاری حیثیت رکھتے تھے۔ خاص خاص مخصوص طور پر واقعات نقل کیے ہیں مہمان نوازی، خیروخیرات، مخفی طریقہ یاغربا کی خبر گیری، عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک۔ عفو جرائم، صبر و تحمل وغیرہ ہیں۔

ایک مرتبہ ایک حاجی مدینہ میں وارد ہوا اور مسجد رسول میں سو گیا۔ آنکھ کھلی تو اسے شبہ ہوا کہ اس کی ایک ہزار کی تھیلی موجود نہیں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا، کسی کو نہ پایا۔ ایک گوشۂ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ آپ کو بالکل نہ پہچانتا تھا۔ آپ کے پاس آکر کہنے لگا کہ میری تھیلی تم نے لی ہے۔ آپ نے فرمایا، »اس میں کیا تھا ؟«اس نے کہا»ایک ہزار دینار «۔ آپنے فرمایا۔,, میر وہ آپ کے ساتھ ہو گیا۔ بیت الشرف پر تشریف لاکر ایک ہزار دینار اس کے حوالے کر دیے۔ وہ مسجد میں واپس آیا اور اپنا اسباب اٹھانے لگا تو خود اس کے دیناروں کی تھیلی اسباب میں نظرآئی۔ یہ اور دوڑتا ہوا پھر امام کی خدمت میں ایا اور غلط خواہی کرتے ہوئے وہ ہزار دینار واپس کرنا چاہے » مگر آپ نے فرمایا ہم جو کچھ دے دیتے ہیں وہ پھرواپس نہیں لیتے۔

موجودہ زمانے میں یہ حالات سبھی کی آنکھوں کے دیکھے ہوئے ہیں کہ جب یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ اناج مشکل سے ملے گا تو جس کو جتنا ممکن ہو وہ اناج خرید کر رکھ لیتا ہے مگر امام جعفرصادق کے ایک مرتبہ آپ نے اپنے وکیل معتب سے ارشاد فرمایا کہ غلہ روز بروز مدینہ میں گراں ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے ہاں کس قدر غلہ ہوگا ؟ معتب نے کہا کہ »ہمیں اس گرانی اور قحط کی تکلیف کا کوئی اند غلہ کا اتنا ذخیرہ ہے کہ جو بہت عرصہ تک کافی ہوگا۔,, آپنے فرمایا۔» تمام غلہ فروخت کر ڈالو۔ اس کے بعد جو حال سب کا ہو وہ ہمارا بھی ہو۔,, جب غلہ فروخت کر دیا گیا تو فرمایا۔»اب خالص آدھے گیہوں اور آدھے جو، جہاں تک ممکن ہو ہمیں غریبوں کا ساتھ دینا چاہیے۔

آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ مالداروں سے زیادہ غریبوں کی عزت کرے تھے۔ مزدوروں کی بڑی قدر فرماتے تھے۔ خود بھی تجارت فرماتے تھے اور اکثر اپنے باغوں میں بہ نفس نفیس محنت بھی کرتے تھے۔ لیے باغ میں کام کر رہے تھے اور پسینہ سے تمام جسم تر ہو گیا۔ کسی نے کہا »یہ بیلچہ مجھے عنایت فرمایئے کہ میں یہ خدمت انجام دوں۔,, آپ نے فرمایا طلبِ معاش میں دھوپ اور گرمی کی نہیں۔,, غلاموں اورکنیزوں پر وہی مہربانی فرماتے رہتے تھے جو اس گھرانے کی امتیازی صفت تھی۔ اس کا ایک حیرت انگیز نمونہ یہ ہے جسے سفیان ثوری نے بیان کیا ہے کہ میں ایک مرتبہ امام جعف

ہوا۔ دیکھا کہ چہرہ مبارک کارنگ متغیر ہے۔ میں نے سبب دریافت کی۔ فرمایا میں نے منع کیا تھا کہ کوئی مکان کے کوٹھے پر نہ چڑھے۔ اس وقت جو گھر میں گیا تو دیکھا کہ ایک کنیز جو ایک بچہ کی پ
میں لیے زینہ سے اوپر جا رہی تھی۔ مجھے دیکھا تو ایسا خوف طاری ہوا کہ بدحواسی میں بچہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور صدمے سے جان بحق ہوا۔ مجھے بچے کے مرنے کااتنا صدمہ نہیں ہوا جتنا اس ک
رعب و ہراس کیوں طاری ہوا۔ پھر آپ نے اس کنیز کو پکار کر فرمایا۔»ڈرو نہیں، میں نے تمھیں راہ خدا میں آزاد کر دیا۔,, اس کے بعد آپ بچے کی تجہیز وتکفین کی طرف متوجہ ہوئے۔

فضل وکمال

آپ اس خانوادہ علم و عمل کے چشم و چراغ تھے جس کے ادنی ادنی خدام مسند علم کے وارث ہوئے آپ کے والد امام باقر اس پایہ کے عالم تھے کہ امام اعظم ابو حنیفہ النعمان جیسے اکابرِ امت ان ک
صادق کو علم گویا وراثۃ ملا تھا، فضل وکمال کے لحاظ سے آپ اپنے وقت کے امام تھے حافظ امام ذہبی آپ کو امام اوراحد السادۃ الاعلام لکھتے ہیں، اہلبیت کرام میں علم میں کوئی آپ کا ہمسر نہ تھا، ابن
علم اورفضل میں ساداتِ اہل بیت میں تھے [9] امام نووی لکھتے ہیں کہ آپ کی امامت ،جلالت اورسیادت پر سب کا اتفاق ہے۔ [10]

حدیث

حدیث آپ کے جدِ امجد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اقوال ہیں،اس لیے آپ سے زیادہ اس کا کون مستحق تھا،چنانچہ آپ مشہور حفاظِ حدیث میں تھے،علامہ ابن سعد لکھتے ہیں: کان کثیر الحدیث [11
اوراعلام حفاظ میں لکھتے ہیں [12] حدیث میں اپنے والد بزرگوار حضرت امام باقر، محمد بن منکدر،عبید اللہ بن ابی رافع، عطاء، عروہ،قاسم بن محمد،نافع اورزہری وغیرہ سے فیض پایا تھا،شعبہ،دونوں سفیان،اب
،امام ابو حنیفہ وغیرہ ائمہ آپ کے تلامذہ میں تھے۔ [13]

احترام حدیث

حدیث رسول اللہ ﷺ کا اتنا احترام تھا کہ ہمیشہ طہارت کی حالت میں حدیث بیان کرتے تھے۔ [14]

اشاعت علوم

تمام عالم اسلامی میں آپ کی علمی جلالت کا شہرہ تھا۔ دور دور سے لوگ تحصیل علم کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے شاگردوں کی تعداد چار ہزار تک پہنچ گئی ان میں فقہ کے علماء بھی تھے، تفسیر کے متکلمین بھی تھے اور مناظرین بھی، آپ کے دربار میں مخالفین مذہب آکر سوالات پیش کرتے تھے اور آپ کے اصحاب سے اور ان سے مناظرے ہوتے رہتے تھے جن پر کبھی کبھی نقد وت بصرہ بھی فرماتے تھے اوراصحاب کو ان کی بحث کے کمزور پہلو بتلا بھی دیتے تھے تاکہ آئندہ وہ ان باتوں کا خیال رکھیں۔ کبھی آپ خود بھی مخالفین مذہب اور بالخصوص دہریوں سے مناظرہ فرماتے تھے۔ علاوہ علوم و فقہ و کلام وغیرہ کے علوم عربیہ جیسے ریاضی اور کیمیا وغیرہ کی بھی بعض شاگردوں کوتعلیم دی تھی۔ چنانچہ آپ کے اصحاب میں سے جابر بن حیان طرسوسی سائنس اور ریاضی کے مشہور امام فن ہیں جنھوں نے چار سو رسالے امام جعفرصادق کے افادات کو حاصل کرکے تصنیف کیے۔ آپ کے اصحاب میں سے بہت سے بڑے فقہا تھے جنھوں نے کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ
☆بسلسلہ شرعی
علم فقہ

موضوع

فروع اصول قوا
باب فقہ

علم فرو

فقہ العبادات ·
زکات · روزہ · ح
المعاملات · فقہ

علم اص

اصول

و قو

علما کا مرتبہ

آپ فرماتے تھے کہ علما انبیا کے امین ہیں جب تک وہ سلاطین کی آستان بوسی نہ کریں۔

اقوال

آپ کے اقوال وکلمات طیبات تہذیب اخلاق، علم و حکمت اورپند وموعظت کا دفتر ہیں۔ سفیان ثوری سے آپ نے ایک مرتبہ فرمایا ،سفیان جب خدا تم کوکوئی نعمت عطا کرے اور تم اس کو ہمیشہ باقی رکھنا چاہو تو زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرو ،کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اگر تم شکر ادا کروگے تو میں تم کو زیادہ دوں گا جب رزق ملنے میں تاخیر ہو رہی ہو تو استغفار زیادہ کرو اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا،يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا،وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا [15] اپنے رب سے مغفرت چاہو، بڑا مغفرت کرنے والا ہے تم پر آسمان سے موسلادھار پانی برسائے گا اوردنیا میں مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اورآخرت میں تمہارے لیے جنت اورنہریں بنائے گا۔ جب تمہارے پاس سلطان وقت یا اورکسی کا کوئی حکم پہنچے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ زیادہ پڑھو وہ کشادگی کی کنجی ہے،جو شخص اپنی قسمت کے حصہ پر قناعت کرتا ہے وہ مستغنی رہتا ہے اورجو دوسرے کے مال کی طرف نظر اٹھاتا ہے وہ فقیر مرتا ہے،جو شخص خدا کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتا وہ خدا کو اس کے فیصلہ پر متہم کرتا ہے ،جو شخص دوسرے کی پردہ داری کرتا ہے خدا اس کے گھر کے خفیہ حالات کی پردہ داری کردیتا ہے،جو بغاوت کے لیے تلوار کھینچتا ہے،وہ اسی سے قتل کیا جاتا ہے جو اپنے بھائی کے لیے گڑھا کھودتا ہے ،وہ خود اس میں گرتا ہے،جو سفیہوں کے پاس بیٹھتا ہے وہ حقیر ہوجاتا ہے،جو علما سے ملتا جلتا ہے وہ معزز ہوجاتاہے،جو برے مقامات پرجاتا ہے وہ بدنام ہوجاتا ہے،ہمیشہ حق بات کہو خواہ تمہارے موافق ہو یا مخالف آدمی کی اصل اس کی عقل ہے،اس کا حسب اس کا دین ہے اس کا کرم اس کا تقویٰ ہے تمام انسان آدم کی نسبت میں برابر ہیں، سلامتی بہت نادر چیز ہے،یہاں تک کہ اس کے تلاش کرنے کی جگہ بھی مخفی ہے،اگر وہ کہیں مل سکتی ہے توممکن ہے گوشہ گمنامی میں ملے،اگر تم اس کو گوشہ گمنامی میں تلاش کرو اورنہ ملے تو ممکن ہے تنہا نشینی میں ملے،گوشہ تنہائی گوشہ گمنامی سے مختلف ہے اگر گوشہ تنہائی میں بھی تلاش سے نہ ملے تو سلف صالحین کے اقوال میں ملے گی۔

علم اصول فقہ
الاحکام الشرعیہ
کفایہ · المسنو
الحرام · سنہ م
الصحہ والبطلا
الکتاب · السن
القیاس · الا
الصحابی · ال
الامور بمقاصدہا
دراسات
دراسات
فروع الفقہ · فق
المعاملات · فق
الصیام · فقہ ال
· فقہ القرآن
فقہ الاولویات
المریض · فق
السلوک · فقہ ال
مدار
مدار
فقہی مدارس
فقہاء الصحابہ ·
مذاہب فقہیہ ·
ابو حنیفہ النعم
انس · محمد بن
· احمد بن حنبل
سفیان الثوری ·
الاوزاعی · داود
علی ·
جعفر ال
المذاہب
المذہب الحنفی
المالکی · المذہ
المذہب ا
آخری مذاہ
المذہب الظاہری
· مذاہب آل
الامامیہ · مذہب
موضو
فقہاء · اصط
مراتب الفقہاء ·
مجتہد مطلق ·
فتوی · مفتی ·
اصول الفقہ · ا
· مقادیر شرعیہ
قوالب فقہ · قوا
العلوم ال

استغفار

فرماتے تھے جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو تو اس کی مغفرت چاہو،انسان کی تخلیق کے پہلے سے اس کی گردن میں خطاؤں کا طوق پڑا ہے گناہوں پر اصرار ہلاکت ہے۔

دنیا

فرماتے تھے خدانے دنیا کی طرف وحی کی ہے کہ جو شخص میری خدمت کرتا ہے تو اس کی خدمت کر اورجو تیری خدمت کرتا ہے اسے تھکادے۔

اچھے کاموں کی شرائط

فرماتے تھے بغیر تین باتوں کے عمل صالح مکمل نہیں ہوتا جب تم اسے کرو تو اپنے نزدیک اسے چھوٹا سمجھو ،اس کو چھپاؤ اور اس میں جلدی کرو،جب تم اس کو چھوٹا سمجھو گے تب اس کی عظمت بڑھے گی،جب تم اس کو چھپاؤ گے اس وقت اس کی تکمیل ہوگی اور جب تم اس میں جلدی کروگے تو خوشگوار محسوس کروگے۔

حسن ظن

فرماتے تھے جب تمھارے بھائی کی جانب سے تمھارے لیے کوئی ناپسندیدہ بات ظاہر ہو تو اس کے جواز کے لیے ایک سے ستر تک تاویلیں تلاش کرو،اگر پھر بھی نہ ملے تو سمجھو کہ اس کا سبب اوراس کی کوئی تاویل ضرور ہوگی جس کا تم کو علم نہیں۔ اگر تم کسی مسلمان سے کوئی کلمہ سنو تو اس کو بہتر سے بہتر معنی پر محمول کرو جب وہ محمول نہ ہو سکے تو اپنے نفس کو ملامت کرو۔

تہذیب واخلاق

فرماتے تھے چار چیزوں میں شریف کو عار نہ کرنا چاہیے،اپنے باپ کی تعظیم میں، اپنی جگہ سے اٹھنے میں،مہمان کی خدمت کرنے اورخود اس کی سواری کی دیکھ بھال کرنے میں خواہ گھر میں سوغلام کیوں نہ ہوں اوراپنے استاد کی خدمت کرنے میں۔

ایک نکتہ

آپ کی ذات فضائل اخلاق کا زندہ پیکر تھی،آپ کا ایک نظر دیکھ لینا آپ کی خاندانی عظمت کی شہادت کے لیے کافی تھا،عمروبن المقدام کا بیان ہے کہ جب میں جعفر بن محمد کو دیکھتا تھا تو نظر پڑتے ہی معلوم ہوجاتا تھا کہ وہ نبیوں کے خاندان سے ہیں۔ [16]

عبادت وریاضت

عبادت آپ کے شبانہ یوم کا مشغلہ تھی،آپ کا کوئی دن اورکوئی وقت عبادت سے خالی نہ ہوتا تھا،امام مالک کا بیان ہے کہ میں ایک زمانہ تک آپ کی خدمت میں آتا جاتا رہا آپ کو ہمیشہ بانماز پڑھتے پایا روزہ رکھے ہوئے یا قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے۔ [17]

انفاق فی سبیل اللہ

انفاق فی سبیل اللہ اورفیاضی وسرچشمی اہل بیت کرام کا امتیازی اورمشترک وصف رہا ہے،جعفر صادق کی ذات اس وصف کا مکمل ترین نمونہ تھی،ہیاج بن بسطام روایت کرتے ہیں کہ جعفر صادق بسا اوقات گھر کا کل کھانا دوسروں کو کھلاد یتے تھے اورخود ان کے اہل و عیال کے لیے کچھ نہ باقی رہ جاتا تھا۔ [18]

لباس امارت میں خرقہ فقر

آپ بظاہر اہل دنیا کے لباس میں رہتے تھے،لیکن اندر لباس فقر مخفی ہوتا تھا،سفیان ثوری کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ جعفر بن محمد کے پاس گیا،اس وقت ان کے جسم پر خز کا جبہ اوردخانی خز کی چادر تھی، میں نے کہا یہ آپ کے بزرگوں کا لباس نہیں ہے،فرمایا وہ لوگ افلاس اورتنگ حالی کے زمانہ میں تھے اوراس زمانے میں دولت بہ رہی ہے،یہ کہہ کر انھوں نے اوپر کا کپڑا اٹھا کر دکھایا تو خز کے جبہ کے نیچے پشمینہ کا جبہ تھا اورفرمایا ثوری یہ ہم نے خدا کے لیے پہنا ہے اور وہ تم لوگوں

علم التفسير
علم الحديث
علم الفقه
علم التوحيد
العلوم الشرعيه ا
علوم اللغه العرب
علم اصول الفقه
المناہج العلميه
البحوث العلميّه
انظر
علوم اس
علوم القرآن ·
الاشباه والنظائر
فقہ · فقہ · فقہ
· طهارت · ن
الصيام · الحج
المعاملات · فقہ
الاصول
والقو
علم اصول الفقه
الاحكام الشرعيه
كفايه · المسنو
الحرام · سنہ م
الصحه والبطلان
الكتاب · السنہ
القياس · الا
الصحابی · الق
الامور بمقاصدہا
دراسات فقہيه
فروع الفقه · فقہ
المعاملات · فقہ
الصيام · فقہ الز
· فقہ القرآن
فقہ الاولويات
المريض · فقہ
السلوک · فقہ ال
مدار
تاسيس المدارس
الصحابہ · فق
مذاہب فقہيه ·
ابو حنيفه النعم
انس · محمد بن
· احمد بن حنبل
سفيان الثوری ·
الاوزاعی · داود
علی ·
جعفر ال

کے لیے جو خدا کے لیے پہنا تھا اس کو پوشیدہ رکھا ہے اور جو تم لوگوں کے لیے تھا اس کو اوپر رکھا ہے۔ [19]

مذہبی اختلافات سے بچنے کی ہدایت

مذہب میں جھگڑنا سخت ناپسند کرتے تھے فرماتے تھے تم لوگ خصومت فی الدین سے بچو، اس لیے کہ وہ قلب کو مشغول کردیتی ہے اورنفاق پیدا کرتی ہے ۔ [20]

جرأت

نہایت جری،نڈر اوربے خوف تھے،بڑے بڑے جبابرکے سامنے ان کی بے باکی قائم رہتی تھی ایک مرتبہ منصور عباسی کے اوپر ایک مکھی آکر بیٹھی وہ بار بار ہنکاتا تھا اورمکھی بار بار آکر بیٹھتی تھی،منصور اس کو ہنکاتے ہنکاتے عاجز آگیا،مگر وہ نہ ہٹی،اتنے میں جعفر پہنچ گئے،منصور نے ان سے کہا ابو عبد اللہ مکھی کس لیے پیدا کی گئی ہے،فرمایا جبابرہ کو ذلیل کرنے کے لیے۔ [21]

حضرت ابوبکرؓ کے متعلق عقیدہ

گو تمام حق پرست اہل بیت کرام کو خلفائے اربعہ کے ساتھ یکساں عقیدت تھی لیکن جعفر صادق کی رگوں میں صدیقی خون بھی شامل تھا، اس لیے آپ کو حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ خاص تعلق تھا اور وہ اپنے جد امجد حضرت علیؓ کی طرح ان پر بھی اپنا حق سمجھتے تھے،چنانچہ فرماتے کہ مجھے علیؓ سے جس قدر شفاعت کی امید ہے اتنی ہی ابوبکرؓ سے ہے۔ [22] [23]

شہادت

ایسی مصروف زندگی رکھنے والے انسان کو جاہ سلطنت حاصل کرنے کی فکروں سے کیا مطلب؟ مگر آپ علمی مرجعیّت اور کمالات کی شہرت سلطنت وقت کے لیے ایک مستقل خطرہ محسوس ہوتی تھی۔ جب کہ یہ معلوم تھا کہ اصلی خلافت کے حقدار یہی ہیں جب حکومت کی تمام کوششوں کے باوجود کوئی بہانہ اسے آپ کے خلاف کسی کھلے ہوئے اقدام اور خونریزی کا نہ مل سکا تو آخر خاموش حربہ زہر کا اختیار کیا گیا اور زہر آلود انگور حاکم مدینہ کے ذریعہ سے آپ کی خدمت میں پیش کیے گئے، جن کے کھاتے ہی زہر کا اثر جسم میں سرایت کر گیا اور 15 شوال 148ھ میں 56 سال کی عمر میں شہادت پائی۔ آپ کے فرزند اکبر اور جانشین امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے تجہیز وتکفین کی اور نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع کے اس احاطہ میں جہاں اس سے پہلے امام حسن، امام زین العابدین اورامام محمد باقر دفن ہو چکے تھے آپ کو بھی دفن کیا گیا آپ اہل السنۃ والجماعت کے پیشوا بالخصوص طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے سالار پیر طریقت ہیں۔ آپ کی ولادت 8 رمضان المبارک 80 ہجری کو مدینہ طیبہ میں ہوئی اور 15 رجب المرجب 145ہجری کو مدینہ طیبہ ہی میں انتقال فرمایا[7][24]

مزید دیکھیے

- پاکستان میں شیعیت
- علی بن ابی طالب
- حسن ابن علی
- حسین ابن علی
- محرم کی عزاداری
- کربلائے معلی
- واقعہ کربلا
- فہرست شہدائے کربلا
- قیام حسینی کا خط الوقت
- واقعہ کربلا کے اعداد و شمار

حوالہ جات

1. ایس این اے سی آرک آئی ڈی: https://snaccooperative.org/ark:/99166/w6736qj5 — بنام: Ja'far al-Sadiq — اخذ شدہ بتاریخ: 9 اکتوبر 2017
2. عنوان : A Brief History of The Fourteen Infallibles — ISBN 978-964-438-127-0
3. عنوان : Муса ибн Джафар

4. عنوان : Джафар ас-Садик
5. عنوان : Identifiants et Référentiels — ایس یو ڈی او سی اتھارٹیز: https://www.idref.fr/137254059 — اخذ شدہ بتاریخ: 4 مارچ 2020 — اجازت نامہ: آزاد اجازت نامہ
6. تذکرہ مشائخ نقشبندیہ نور بخش توکلی صفحہ 57، مطبوعہ: مشتاق بک کارنر لاہور
7. ^ ا ب جلوہ گاہِ دوست (http://www.islahulmuslimeen.org/urdu/books/jalwagah/h05.htm)
8. جعفر الصادق - ويكيبيديا، الموسوعة الحرة (https://ar.wikipedia.org/wiki/جعفر_الصادق)
9. (تہذیب :2/104)
10. (تہذیب الاسماء:150)
11. (تہذیب التہذیب :2/104 البوالہ ابن سعد)
12. (تذکرہ الحفاظ:ا/150)
13. (تہذیب التہذیب:2/103)
14. (ایضاً:105)
15. (نوح:10،11)
16. (تہذیب الاسماء:1/150)
17. (تہذیب :2/104)
18. (تذکرالحفاظ:1/150)
19. (ایضاً)
20. (ایضاً)
21. (صفوۃ الصفو:141)
22. (تہذیب التہذیب:2/104)
23. (تذکرہ الحفاظ:1/150)
24. جہان امام ربانی،اقلیم ہشتم،صفحہ 377،امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی

المذاہب
المذہب الحنفی
المالکی · المذہ
المذہب ا
مذاہب فق
المذہب الظاہری
· مذاہب آل
الامامیہ · مذ
فقہاء · مصط
مراتب الفقہاء ·
مجتہد مطلق ·
فتوی · مفتی ·
اصول الفقہ · ا
· مقادیر شرعیہ
قوالب فقہ · قوا
کتب
اعلام
کتب فقہ · کتب
[[:زمرہ:|کتب]] ·
تاریخ العلو
انظر
العلوم الاسلامیہ
التاریخ الاسلامی
المذاہب الاربعہ
المذاہب الفقہیہ
باب اسلامی علو

فقہی ائمہ کرام بلحاظ ترتیب زمانی ولادت

ترتیب	نام امام	مکتبہ فکر	سال و جائے پیدائش	سال و جائے وفات	تبصرہ
1	ابو حنیفہ	اہل سنت	80ھ (699ء) کوفہ	150ھ (767ء) بغداد	فقہ حنفی
2	جعفر صادق	اہل تشیع	83ھ (702ء) مدینہ	148ھ (765ء) مدینہ	فقہ جعفریہ، کتب ا
3	مالک بن انس	اہل سنت	93ھ (712ء) مدینہ	179ھ (795ء) مدینہ	فقہ مالکی، موطا ا
4	محمد بن ادریس شافعی	اہل سنت	150ھ (767ء) غزہ	204ھ (819ء) فسطاط	فقہ شافعی، کتاب
5	احمد بن حنبل	اہل سنت	164ھ (781ء) مرو	241ھ (855ء) بغداد	فقہ حنبلی، مسند ا
6	داود ظاہری	اہل سنت	201ھ (817ء) کوفہ	270ھ (883ء) بغداد	فقہ ظاہری،